ESTD.1939

جامعہ اُردو علی گڑھ

دستورالعمل

PROSPECTUS

JAMIA URDU ALIGARH
Medical Road, Civil Lines, Aligarh-202002
PHONE: 0571-2709662, 2709663, FAX: 0571-2708542
Email: jamiaurdualigarh@gmail.com, info@jamiaurdualigarh.com
Website: www.jamiaurdualigarh.com

دستورالعمل

فارم امتحانات برائے

ابتدائی/ادیب/ادیب ماہر (سال اوّل، دوم)/ادیب کامل (سال اوّل، دوم، سوم)/معلم اردو (سال اوّل، دوم)

درخواست فارم دستورالعمل میں منسلک ہے۔

Examinations Form for

Ibtidai/Adeeb/Adeeb Mahir (I,II)/Adeeb Kamil (I,II,III)/Moallim-e-Urdu (I,II)

جامعہ اُردو علی گڑھ، میڈیکل کالج روڈ، علی گڑھ۔202002 (یو۔پی۔) انڈیا

مشاورتی کونسل

پروفیسر رضاء اللہ خاں (چیئرمین)، جناب مہیش بھٹ (ممتاز فلم ساز وسماجی کارکن)، جناب کلدیپ نیّر (ممتاز صحافی)، جناب عزیز برنی (گروپ ایڈیٹر سہارا اردو میڈیا)، جناب محمد ادیب (رکن راجیہ سبھا)، جناب سید وسیم اختر (وائس چانسلر، انٹیگرل یونیورسٹی، لکھنؤ)، جناب صفدر حسین خاں (چیئرمین اقلیتی کمیشن دہلی)، جناب ظفر یاب جیلانی (رکن آل انڈیا مسلم پرسنل لاؔ بورڈ)، جناب سلمان الحسنی ندوی (اسلامی اسکالر ندوۃ العلوم)، پروفیسر ایم۔محمود (ممتاز ماہرِ تعلیم، اے ایم یو، علی گڑھ)، جناب انیس انصاری (وائس چانسلر اردو، عربی، فارسی یونیورسٹی، لکھنؤ)، جناب فیروز بخت احمد (ممتاز کالم نگار و ماہرِ تعلیم)، جناب ڈاکٹر سید محسن رضا (ممتاز سرجن وسماجی کارکن)، جناب محمد وزیر انصاری (اے۔ڈی۔جی۔پی۔چھتیس گڑھ)، محترمہ پروفیسر ذکیہ اطہر صدیقی (ممتاز ماہرِ تعلیم)، جناب پروفیسر اے آر فتحی (ممتاز ماہرِ تعلیم)، جناب ڈاکٹر اعظم بیگ (چیئرمین، جے۔ایل۔این گروپ آف انسٹیٹیوشنس، جے پور)، پروفیسر سید اقبال علی (سکریٹری حضرت امیر خسرو ایجوکیشنل سوسائٹی)، جناب خالد امیر (پرنسپل ایم۔اے۔ایچ۔کالج، غازی پور)، خالد رشید فرنگی محلی (امام عیدگاہ، لکھنؤ)، احمد ابراہیم علوی (مدیر روزنامہ آگ)۔

جامعہ اردو اپگریڈیشن کمیٹی

پروفیسر رضاء اللہ خاں (چیئرمین)	پروفیسر ہمایوں مراد (رکن)	پروفیسر سید اقبال علی (رکن)
ڈاکٹر اسلم پرویز (رکن)	محمد خالد امیر (رکن)	فرحت علی خاں (کنوینر)
جسیم محمد (کوآرڈینیٹر)		

صبا خاں
سکریٹری/رجسٹرار

فرحت علی خاں
او۔ایس۔ڈی

فہرست موضوعات

نمبر	موضوعات	لسلاضخیم
۱۔	پیغام	۴
۲۔	جامعہ اردو علی گڑھ: قدم بہ قدم ترقی کی شاہراہ پر گامزن	۵
۳۔	Scaling New Heights of Success	۱۱
۴۔	ضروری اطلاعات	۱۵
۵۔	جامعہ اردو علی گڑھ کے امتحانات کو تسلیم کرنے والی یونیورسٹیاں	۱۵
۶۔	شرائط امتحانات	۱۶
۷۔	ادیب ماہر (میعاد دو سال)	۱۶
۸۔	ادیب کامل (میعاد تین سال)	۱۸
۹۔	معلّم اُردو (میعاد دو سال)	۲۰
۱۰۔	فیس/امتحان فیس	۲۰
۱۱۔	انعامات	۲۲
۱۲۔	دوبارہ جانچ (امتحان کاپیاں)	۲۲
۱۳۔	شتی سند	۲۳
۱۴۔	تفصیلات امتحانات و پرچہ جات	۲۴
۱۵۔	عملی امتحانات معلّم اُردو (سال اوّل)	۲۵
۱۶۔	عملی امتحانات معلّم اُردو (سال دوم)	۲۵
۱۷۔	دفتر کے اوقات اور ضروری فون نمبر	۲۷
۱۸۔	ترانہ جامعہ اُردو علی گڑھ	۲۸

پیغام

طویل عرصہ سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ جامعہ اردو کے امتحانات کے معیار میں اضافہ کی خاطر کچھ مزید بہتر اقدامات کئے جائیں اور کوشش کی جائے کہ یہاں سے اسناد حاصل کرنے والے طلبأ ملک کے کسی بھی ادارے کے طلبأ کے مقابل احساسِ کمتری کا شکار نہ ہوں۔ اس تعلق سے جامعہ اردو کی تقریباً سبھی کمیٹیوں اور ذیلی کمیٹیوں کی میٹنگیں منعقد کر کے اس امر پر غور وخوض کیا گیا اور طے پایا کہ جامعہ اردو علی گڑھ کے امتحانات میں شامل ہونے والے امیدوارن کی سہولت کے لئے جامعہ اردو علی گڑھ خود اپنا اسٹڈی میٹیریل تیار کرے تا کہ امیدواران کو امتحان کی تیاری کے لئے کتابوں کی تلاش میں کسی قسم کی دشواریوں کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

آپ تک یہ اطلاع پہونچاتے ہوئے مجھے از حد مسرت کا احساس ہو رہا ہے کہ جامعہ اردو علی گڑھ نے نہ صرف اپنے دستور العمل میں تبدیلی کی ہے بلکہ امتحان میں شریک ہونے والے امیدواران کی سہولت کے لئے اپنا اسٹڈی میٹیریل بھی تیار کیا ہے جس کے بعد امیدواران کو مطالعہ کے لئے مواد کی فراہمی میں کسی دشواری کا امکان نہیں رہا۔ اس کے ساتھ ہی امتحان فارم کو بھی نئی شکل دی گئی ہے اور اس کو عصرِ حاضر کے مطابق تیار کیا گیا ہے جس کو بھرنے کے لئے امیدواران کی سہولت کے لئے دستور العمل میں ایک ڈمی فارم پُر کر کے شامل کیا گیا ہے تا کہ امیدواران اس سے رہنمائی حاصل کر سکیں۔

وہ امیدوار جو ادیب ماہر سال اول، ادیب کامل سال اول یا سال دوئم اور معلم اردو سال اول پاس کر چکے ہیں ان کے آئندہ سال کے امتحانات قدیم طرز پر ہی ہوں گے لیکن نئے رجسٹرڈ ہونے والے امیدواران کا رجسٹریشن امتحانات جامعہ اردو کی طرزِ نو پر ہی ہوگا۔

جامعہ اردو اپنے استحکام کے لئے مرکزی اور ریاستی حکومتوں سے مسلسل رابطہ میں ہے تا کہ جلد از جلد اس کی اسناد کو مرکزی اور صوبائی سطح پر اعلیٰ تعلیم اور سرکاری ملازمتوں میں مساوی درجہ حاصل ہو سکے اور یقینِ کامل ہے کہ انشأ اللہ جلد ہی ہماری کاوشیں بار آور ہوں گی کیونکہ ہر سطح سے جامعہ اردو کے لئے خوش آئند اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ اسٹڈی میٹریل کی تیاری، امتحان فارم میں تبدیلی اور امتحان کے معیار میں اضافہ ان کاوشوں کی سمت میں ہی ایک باوقار اقدام ہے۔

ہم آپ کو بہتر سے بہتر خدمات پیش کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ آپ سے درخواست ہے کہ جامعہ اردو کے حق میں دعا فرمائیں کہ یہ ادارہ اپنے عظیم الشان ماضی کی طرح مستقبل میں بھی اردو زبان وادب کی ترویج واشاعت کا فریضہ انجام دیتا رہے۔

صبا خاں
سکریٹری / رجسٹرار

جامعۂ اردو علی گڑھ: قدم بہ قدم ترقی کی شاہراہ پر گامزن

1857 کی ناکام جنگِ آزادی اور ہندوستان کے غلامی کی زنجیروں میں جکڑے جانے کے بعد مسلمان قوم جس بدحالی کا شکار ہوئی اس سے قوم کو نکالنے اور موجودہ حالات سے نبرد آزما ہونے کے لئے سرسید کو صرف تعلیم ہی وہ واحد ہتھیار نظر آیا جس کو مسلمانوں کو عزت کی زندگی بسر کرنے اور ان کو ان کا کھویا ہوا مقام دلانے کے لئے انگریزوں کے خلاف استعمال کیا جا سکتا تھا۔ سرسید کا یہی تصور محمڈن اینگلو اورینٹل کالج کے قیام کا سبب بنا جو آج برِصغیر کی ممتاز دانش گاہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی شکل میں ملک وملت کی علمی خدمت کا فریضہ انجام دے رہا ہے۔ اس سب کے باوجود مسلمانوں میں ایک طبقہ ایسا بھی تھا جو نامساعد حالات کا شکار ہو کر اسکول، کالج اور یونیورسٹی کی باقاعدہ تعلیم حاصل کرنے سے معذور تھا اور سرسید کے اس دریائے فیض سے محض اس لئے مستفید نہیں ہو سکتا تھا کہ اس کے حالات اس کو اسکول کی چہار دیواری سے عملی زندگی کی سنگلاخ وادیوں میں جا پٹکتے تھے اور وہ تعلیم حاصل کرنے کا بس خواب ہی دیکھ سکتا تھا اس کے سوا کچھ نہیں۔

سرسید بھی اس دنیائے فانی سے کوچ کر چکے تھے، ایسے میں ملت کی ایک مسیحا بزمِ اقبال آگرہ کے چند ارباب فکر و دانش نے مسلمانوں کے اس مخصوص طبقہ کی بے بضاعتی اور اردو کے فروغ کے تعلق سے سنجیدگی کے ساتھ غور کیا اور اس نتیجہ پر پہونچے کہ ایک ایسا ادارہ قائم کیا جائے جو نہ صرف فاصلاتی تعلیم کے وسیلے سے ان کی علمی تشنگی دور کر سکے بلکہ زبان کے فروغ میں بھی اہم رول ادا کرے۔ ان کا یہی تصور 1939 میں جامعہ اردو کے آگرہ میں قیام کا سبب بنا۔ جامعہ اردو کی اسکیم بزمِ اقبال کے مختلف جلسوں میں مختلف مراحل سے گزری۔

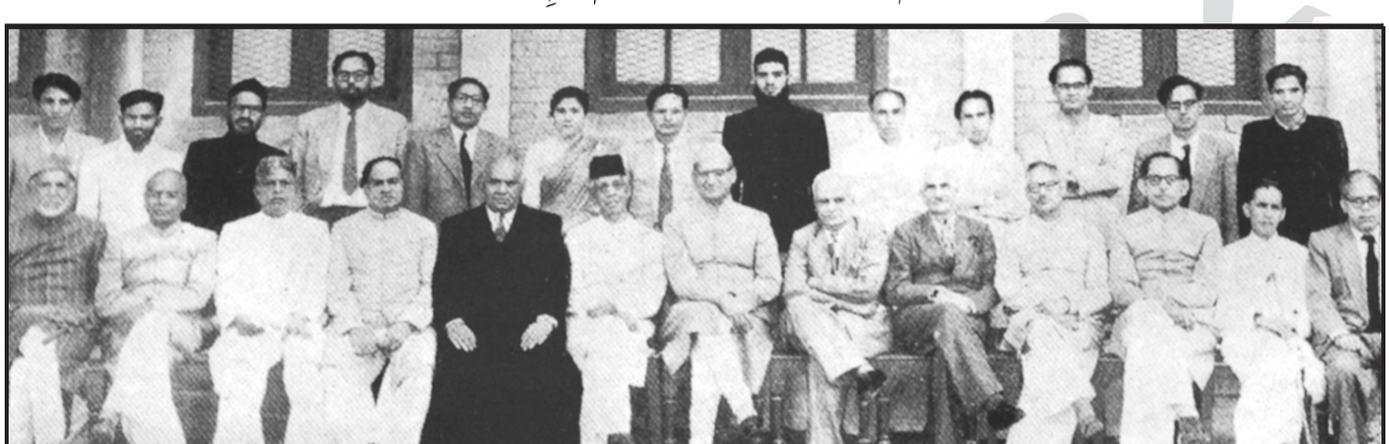

بیٹھے ہوئے دائیں سے: پروفیسر آل احمد سرور، مجنوں گورکھپوری، اختر اورانوی، مالک رام، سید نجیب اشرف، قاضی عبدالودود، سید بشیر حسین زیدی، پروفیسر رشید احمد صدیقی، رام بابو سکسینہ، محی الدین قادری زور، سید اعجاز حسین، عبدالقادر سروری، سید ظہیر الدین علوی

کھڑے ہوئے: عبدالعظیم، محمد حسن، مسعود حسین، خلیل الرحمٰن اعظمی، معین احسن جذبی، نادر علی خاں، خلیق احمد نظامی، سید ثریا سلطانہ، خورشید الاسلام، مختار الدین احمد، نذیر احمد اعظمی، محمود

اس کے آئین وضوابط، قواعدِ امتحانات، نصابات، عہدیداران اور مجلسِ منتظمہ کی تشکیل مختلف مراحل میں ہوئی جن کے تحت جناب لفٹننٹ کرنل نواب ڈاکٹر سر الحاج حافظ محمد احمد سعید خاں صاحب بہادر آف چھتاری۔ کے سی آئی ای، کے سی ایس آئی، ایم بی ای، رئیسِ جامعہ، جناب رائٹ آنریبل ڈاکٹر سر تیج بہادر سپرو، امیر جامعہ، جناب ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب نائب امیرِ جامعہ، جناب الحاج مولوی ابوالحسن

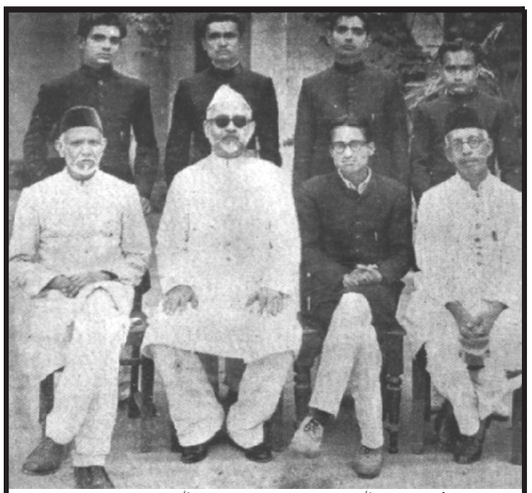

کرسیوں پر بائیں سے: سید ظہیر الدین علوی، ڈاکٹر ذاکر حسین، ظہیر احمد صدیقی، رشید احمد صدیقی
پشت پر: احمد حسین، اختر تاباں، تنویر احمد صدیقی، جواد حسین صدیقی

صاحب شیخ الجامعہ، جناب خان بہادر اختر عادل صاحب نائب شیخ الجامعہ، جناب پنڈت راج ناتھ صاحب رئیسِ آگرہ ٹریژرار اور جناب محمد طاہر فاروقی صاحب کو رجسٹرار مقرر کیا گیا۔

جامعہ اردو کے قیام کا اعلان جب مختلف اخبارات کے ذریعہ اردو کے بہی خواہوں کی خدمت میں پہنچا تو عام طور پر تپاک کے ساتھ اس کا خیر مقدم کیا گیا۔ مختلف حضرات نے اسکولوں اور مدارس میں ایسے انتظامات کئے جہاں طلبأ کو ان امتحانات کے نصاب کی تعلیم دی جاتی تھی اور متعدد اصحاب نے نجی طور پر طالب علموں کو امتحان کے لئے تیار کیا۔ 40-1939 میں ایسے مدارس جہاں مستقل طور پر جامعہ اردو کے امتحانات کے درس کے لئے درجات جاری کئے گئے ان میں مدرسہ عالیہ آگرہ، تعلیمی بورڈ انجمن ترقی اردو بیاور، دارالعلوم حمیدیہ بھوپال، ادارۂ سعدیہ ٹونک، دارالعلوم اسلامیہ جے پور اور مدرسہ اسلامیہ امروہہ شامل ہیں۔

1947 میں تقسیمِ ملک کے وقت جب طاہر فاروقی ہجرت کرنے لگے تو سوال یہ پیدا ہوا کہ یہ ادارہ ہجرت کر کے کہاں جائے؟۔ نظرِ انتخاب براہِ راست علی گڑھ پر پڑی کیونکہ اس وقت حالات ایسے رونما ہو گئے کہ اس کے سوا دوسری کوئی صورت نظر ہی نہیں آئی کہ ادارہ آگرہ سے علی گڑھ منتقل کر دیا جائے اور قوم کے ایک عظیم ہمدرد اور مسیحا سید ظہیر الدین علوی پر اس کی سربراہی کا بار ڈال دیا جائے۔ چنانچہ 1948 میں جامعہ اردو ایک عدد الماری، چند فائلوں اور رجسٹروں کے ساتھ علی گڑھ منتقل ہو گیا اور اس کا مستقبل سید ظہیر الدین علوی سے وابستہ ہو گیا جو اس کے رجسٹرار مقرر ہوئے اور مجلس کی تشکیل نو کی بنیاد پڑ گئی۔

ڈاکٹر عبدالحق خاں، ڈاکٹر خلیق انجم، شری وشوناتھ پرتاپ سنگھ، ایم حبیب خاں اور ڈاکٹر رفیق ذکریا

علی گڑھ میں مجلس منتظمہ کا پہلا اجلاس 13 ستمبر 1948 کو عمل میں آیا جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔ ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب (سابق صدر جمہوریۂ ہند) شیخ الجامعہ، پروفیسر رشید احمد صدیقی صاحب نائب شیخ الجامعہ، شفأ الملک حکیم عبدالطیف صاحب ٹریژرار، سید ظہیر الدین علوی صاحب رجسٹرار۔ ان کے علاوہ نواب احمد سعید خاں آف چھتاری رئیس جامعہ، جناب شانتی سروپ بھٹناگر امیر جامعہ، جناب پنڈت راج ناتھ کنزر و نائب امیر جامعہ منتخب کئے گئے۔ ان تمام حضرات نے جناب سید ظہیر الدین علوی صاحب کی قوم پروری اور جامعہ کے لئے ان کی لگن کے پیشِ نظر جامعہ کا نظام مکمل طور پر ان کے سپرد کر دیا اور باقی کی حیثیت سرپرست کی تھی جن کی بیش بہا رہنمائی جامعہ کا حاصل بنی۔

سید ظہیر الدین علوی صاحب کے بارے میں چند امور کا ذکر کرنا ضروری ہے اس لئے کہ جامعہ اردو کو ان ہی کی خدمات نے

استحکام بخشا جس کی وجہ سے وہی جامعہ کے بانی قرار پائے۔ حقیقت یہ ہے کہ جامعہ اردو جب اس دوراہے پر کھڑا تھا جہاں اس کو اپنی زندگی اور موت کا فیصلہ کرنا تھا اس وقت علوی صاحب اس خسارے کے سودے پر تیار ہوگئے۔ وہ قوم کے مسیحا تھے، اردو کے عاشق تھے اور قوم اور اپنی زبان کی خدمت کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نکلنے نہیں دینا چاہتے تھے۔ اگرچہ وہ جانتے تھے کہ ایک ایسے ادارہ کی ذمہ داری لے رہے ہیں جس کا حال صفر اور مستقبل کے محض خوش آئند خواب ہیں جنہیں اپنی محنت سے تعبیر سے ہمکنار کرنا ہے۔

ڈاکٹر ثاقب رضوی، پروفیسر ظفر اوگانوی، پروفیسر آفاق احمد، عبدالعزیز، احمد سعید طلح آبادی،
پروفیسر حکم چندنیر، پروفیسر قمر رئیس، پروفیسر محمد ذاکر اور پروفیسر مسعود حسین خاں

علوی صاحب مسلم یونیورسٹی کے شعبۂ اردو میں لیکچرر تھے۔ ایک عرصہ تک مختلف انتظامیہ کے کاموں سے منسلک رہے اور علی گڑھ میگزین کے مینیجر بھی، اس لئے انتظامی امور اور مالی معاملات ان کے لئے اجنبی نہیں تھے۔ ان کا وطن جون پور تھا مگر انہوں نے اپنی قسمت علی گڑھ سے وابستہ کر لی تھی۔ اپنے اخلاق اور انتظامی صلاحیت کے باعث وہ بہت جلد ہر دلعزیز ہوگئے۔ انہوں نے جامعہ کی ذمہ داری سنبھالتے ہی خود کو اس کے لئے وقف کر دیا۔ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ ان پر قلب کا دورہ پڑا مگر وہ اللہ کے بندے آرام سے بے نیاز جامعہ اردو کے کاموں میں مشغول رہے۔ ان کے اسی خلوص اور لگن کا نتیجہ تھا کہ ڈاکٹر ذاکر حسین اور پروفیسر رشید احمد صدیقی ان کی رائے کو ہر رائے پر ترجیح دیتے تھے۔ ایک مرتبہ کسی نے علوی صاحب کو بہت گستاخانہ خط لکھا جس میں کوئی الزام ایسا نہ تھا جو ان پر عائد نہ کیا گیا ہو۔ علوی صاحب آزردہ ہو کر ذاکر صاحب کے پاس گئے اور افسردہ لہجے میں کہا ''ذاکر صاحب میری خدمات کا یہ صلہ؟'' ذاکر صاحب نے خط پڑھا، مسکرائے اور کہنے لگے ''اس میں افسوس کی کیا بات ہے؟ ارے بھئی میں مبارکباد دیتا ہوں کہ اب آپ بڑے آدمی ہوگئے اور معلوم ہوتا ہے کہ جامعہ کا کام ترقی کر رہا ہے کہ اس میں حاسد پیدا ہوگئے۔'' اس کے بعد علوی صاحب نے کبھی کسی قسم کی تعریف اور مخالفت کی پرواہ نہیں کی اور اپنی خدمات کو ہی ان کا صلہ خیال کرتے رہے۔

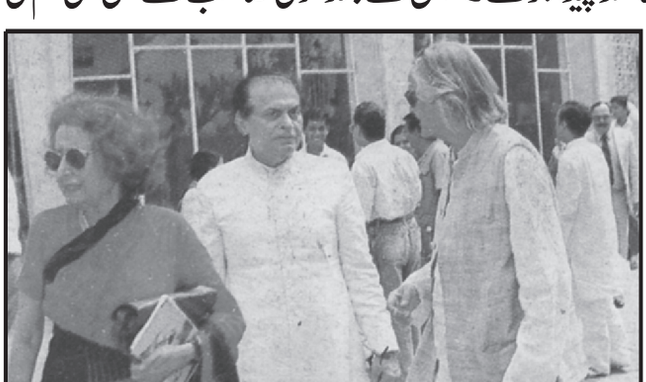
علی سردار جعفری، ڈاکٹر رفیق زکریا اور قرۃ العین حیدر جامعہ اردو کے ایک پروگرام میں

ظہیر الدین علوی اس بات سے بخوبی واقف تھے کہ اردو ہی وہ واحد زبان ہے جس میں مسلمانوں کا اصل تشخص پوشیدہ ہے اور اسی خیال کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے انہوں نے اس ادارہ کا وسیلۂ تعلیم اردو ہی رہنے دیا۔ ادارہ میں ابتدائی، ادیب، ادیب ماہر اور ادیب کامل کے کورسیز شروع کئے گئے جو بالترتیب آٹھویں جماعت، ہائی اسکول، انٹر اور بی اے کے مساوی تھے۔ 1948 سے 1955 تک جامعہ اردو کا دفتر مسلم یونیورسٹی کے شعبۂ اردو کے ایک کمرے میں رہا۔ جب شعبہ کو اس کمرے کی ضرورت محسوس ہونے لگی تو 1955 میں اسے جیل روڈ پر جانسن کے کارخانہ کی عمارت میں لے جایا گیا۔ یہ جگہ نواب رحمت اللہ خاں شروانی کی عنایت سے ملی جو انہوں نے بغیر کسی معاوضہ کے جامعہ اردو کو عارضی طور پر استعمال کرنے کے لئے دے دی۔ 08/جنوری 1960 میں جب علوی صاحب کی سعی پیہم سے

جامعہ کی اپنی عمارت کا ایک حصہ ہال کی صورت میں مکمل ہوگیا تو دفتر وہاں منتقل کر دیا گیا اور آج تک وہیں ہے۔ کشمیر کے اس وقت کے وزیرِ اعلیٰ بخشی غلام محمد کے 55 ہزار روپیہ کے عطیہ سے دفتر کے بالائی حصہ پر کشمیر ہال تعمیر ہوا جس کا

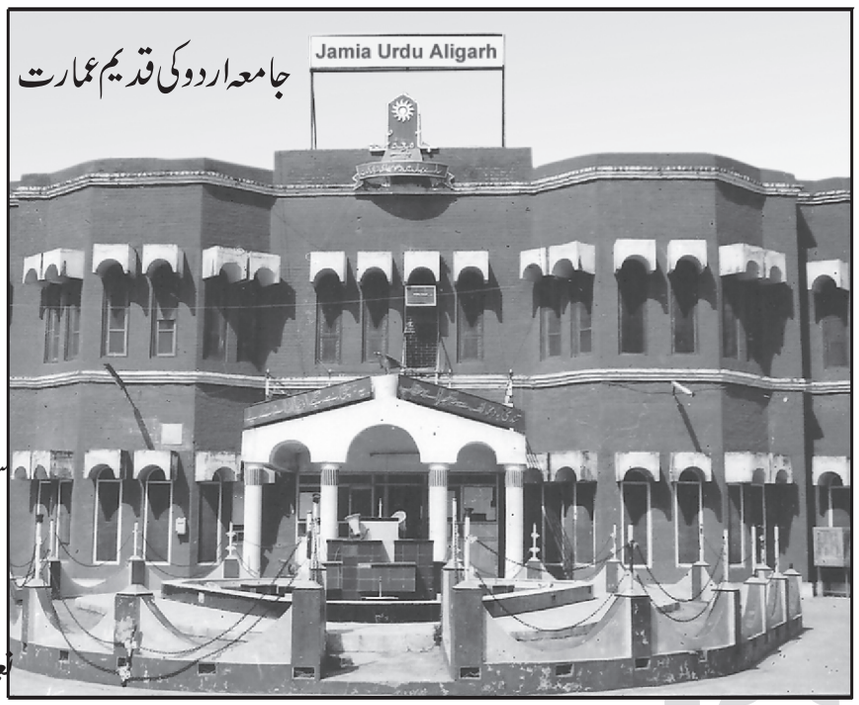

جامعہ اردو کی قدیم عمارت

جامعہ اردو کو بہت سی زیر باری سے بچالیا۔

جامعہ اردو کی عمارت کی تعمیر کی روداد بھی دلچسپ ہے۔ وہ ادارہ جو محض چند مخلصین کے تعاون سے چل رہا تھا اس کے لئے کسی عمارت کی تعمیر کا تصور ایک خواب سے زیادہ نہیں تھا۔ یہاں بھی ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب کی سرپرستی اور سید ظہیر الدین علوی صاحب کی جدوجہد کام آئی اور 1958 میں ان طلبأ کے نام ایک روپیہ کی اپیل اخبارات میں شائع ہوئی جو جامعہ سے امتحانات دے چکے تھے۔ سچ تو یہ ہے کہ طلبأ نے مقدور بھر اس کے لئے منی آرڈر روانہ کئے۔ جامعہ اردو کے ممتحنین نے اپنے معاوضہ کی رقم عمارت فنڈ میں داخل کر دی مگر اس وسیع پروگرام کے لئے ان رقومات کی حیثیت بازار کے نرخ کے سامنے کچھ نہ تھی مگر بعض اہلِ دل نے اس کارِ خیر میں حصہ لیا جس میں نظام ٹرسٹ کے پچیس ہزار روپیہ اور مصطفےٰ رشید شروانی صاحب کے پانچ ہزار روپیہ کے عطیات خصوصی طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ ممبئی کی فلمی دنیا کے بعض افراد نے بھی اس کارِ خیر میں اپنا تعاون پیش کیا تب کہیں جا کر عمارت کی تعمیر کا کام ممکن ہوسکا۔

جامعہ اردو کی نئی عمارت

جامعہ کی حیثیت اگرچہ ایک امتحان لینے والے ادارہ کی تھی مگر اس کو جامعہ کا رنگ دینے کے لئے یہ ضروری خیال کیا گیا کہ ہر سال اس کا کانووکیشن ہو اور اس میں امیدواروں کو اسناد تقسیم کرنے کے ساتھ کسی اہم شخصیت کو خطبہ پڑھنے کے لئے مدعو کیا جائے چنانچہ 1954 میں مسلم یونیورسٹی کے یونین ہال میں جامعہ کا پہلا کانووکیشن منعقد ہوا جس میں خواجہ غلام السیدین

صاحب نے خطبہ پیش کیا۔اس کے بعد 1955 میں گوپی ناتھ امن، 1956 میں محمد طاہر فاروقی، 1957 میں راج ناتھ کنزرو، 1958 میں ڈاکٹر سید محمود، 1959 میں مولانا حفظ الرحمٰن، 1961 میں ڈاکٹر گوپال ریڈی، 1963 میں اچاریہ جگل کشور، 1964 میں پنڈت آنند نرائن ملاّ، 1965 میں سید مسعود حسن رضوی، 1966 میں مالک رام، 1967 میں مصطفےٰ رشید شروانی، 1969 میں محمد یونس سلیم، 1970 میں حیات اللہ انصاری، 1971 میں سید عابد حسین، 1972 میں سید سجاد ظہیر اور 1973 میں رشید احمد صدیقی نے کانووکیشن خطبات پیش کئے۔ان میں ہر شخص اپنے فن کی مملکت کا بے تاج بادشاہ تصور کیا جاتا ہے اس لئے کسی کے تعارف کی ضرورت نہیں۔

جامعہ اردو ایک ایسا اقلیتی ادارہ ہے جو اگرچہ فاصلاتی تعلیمی پروگراموں کی ماں کا درجہ رکھتا ہے مگر آج تک بغیر کسی سرکاری مدد کے مسلسل ترقی کی شاہراہ پر گامزن بلاتفریقِ مذہب وملت اسناد تفویض کرتا ہے۔1939 میں اپنے قیام سے آج تک جامعہ اردو نے قدم قدم پر یہ ثابت کیا ہے کہ اردو محض مسلمانوں کی نہیں بلکہ ہندوستان کی زبان ہے اور ہر وہ شخص جسے ہندوستان سے پیار ہے اسے اردو سے بھی پیار کرنا ہوگا اور جامعہ اردو کی جانب دستِ تعاون بھی دراز کرنا ہوگا۔

ڈاکٹر رفیق زکریا، شری وشوناتھ پرتاپ سنگھ اور شری مفتی محمد سعید جامعہ اردو کے خصوصی جلسۂ تقسیمِ اسناد میں

جامعہ اردو کا روشن مستقبل اپنے درخشاں ماضی کا آئینہ [illegible] روشن خدا کرے'' اس کے بانیان کا خلوص آج بھی اس کا تحفظ کر رہا ہے۔آج جامعہ اردو کے کورسیز کو دنیا کے تمام قابلِ ذکر ممالک میں نہ صرف قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے بلکہ ان کو اعلیٰ تعلیم اور ملازمتوں میں مساوی تسلیم کیا جاتا ہے جن میں یونائیٹڈ اسٹیٹس آف امریکہ، ماریشس، سنگاپور اور خلیجی ممالک شامل ہیں۔اس کے علاوہ ہندوستان کی متعدد صفِ اول کی یونیورسٹیاں اور بورڈس جامعہ اردو کے کورسیز کو مساوی تسلیم کرتے ہیں، ان سے الحاق رکھتے ہیں جن میں مدرسہ ایجوکیشن بورڈ پٹنہ، مگدھ یونیورسٹی بودھ گیا، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، بنارس ہندو یونیورسٹی، جامعہ ملیہ اسلامیہ، جموں اینڈ کشمیر یونیورسٹی، راجستھان یونیورسٹی، پنجاب یونیورسٹی چنڈی گڑھ، گرونانک دیو یونیورسٹی امرتسر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی لکھنؤ یونیورسٹی، سری وینکٹیشور یونیورسٹی تروپتی آندھرا پردیش، الہ آباد یونیورسٹی، سہارن پور طبیہ کالج، اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی، جامعہ طبیہ دارالعلوم وغیرہ شامل ہیں جن کی تعداد 70 سے زائد ہے۔آج کی صورتِ حال یہ ہے کہ بیشتر صوبائی حکومتوں نے اپنے متعلقہ وزراً کو احکامات جاری کئے ہیں کہ اردو اساتذہ کی تقرری میں جامعہ اردو کی سند معلم اردو کو BTC/B.Ed کے مساوی تسلیم کیا جائے۔مرکزی حکومت کی جانب سے 28/جون 1978 کو ہی جامعہ اردو کی [illegible]

جامعۂ اردو کو یہ بھی شرف حاصل ہے کہ ہندوستان کے قابلِ احترام سابق صدر جمہوریۂ ہند عزت مآب ڈاکٹر ذاکر حسین اس ادارہ کے شیخ الجامعہ اور آل انڈیا خلافت کمیٹی کے چیئرمین ڈاکٹر رفیق ذکریا اس دانش گاہ کے چانسلر کے عہدوں پر فائز رہے ہیں جن کی مدبرانہ رہنمائی آج تک جامعہ اردو کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ جامعہ اردو نے ہندوستان کے متعدد وزرائے اعظم کو اعزازی ڈگریوں سے سرفراز کیا ہے جن میں آنجہانی محترمہ اندرا گاندھی، آنجہانی وشو ناتھ پرتاپ سنگھ، مسٹر آئی کے گجرال وغیرہ شامل ہیں۔ سابق صدر جمہوریۂ ہند اور جامعہ کے سابق وائس چانسلر ڈاکٹر ذاکر حسین کی ذاتِ والا صفات بھی ان اعزازی اسناد حاصل کرنے والوں میں شامل ہے۔ ان کے علاوہ نظام آف حیدرآباد، نواب چھتاری، جموں وکشمیر کے سابق وزیرِ اعلیٰ مفتی محمد سعید کے علاوہ نائب صدر جمہوریۂ ہند، متعدد وزرائے اعلیٰ، گورنر، اراکینِ پارلیامنٹ، اراکینِ راجیہ سبھا وغیرہم بھی اسی فہرست کا باوقار حصہ ہیں۔

علی سردار جعفری، پروفیسر مختار الدین احمد، ڈاکٹر مغیث الدین فریدی، سید حامد، سید عبدالعزیز، ڈاکٹر خلیق انجم، اسرار اکبرآبادی، شری اندر کمار گجرال اور پروفیسر گوپی چند نارنگ جامعہ اردو کی ایک تقریب میں

جامعہ اردو کو ایک اعزاز یہ بھی حاصل ہے کہ بابائے قوم مہاتما گاندھی کو نہ صرف جامعہ اردو سے خصوصی لگاؤ تھا بلکہ وہ اس کی ترقی وکامرانی کے بھی خواہاں تھے جیسا کہ ان کے مکتوبات سے ثابت ہوتا ہے اور جامعہ اردو میں ان کا بنفسِ نفیس قدم رنجہ فرما کر اس کی خدمات کا اعتراف اور اس کی ترقی وکامرانی کے لئے نیک خواہشات کا اظہار اس امر کی دلالت کرتا ہے۔

عالمگیریت کے اس دور میں جامعہ اردو وقت سے ہاتھ ملا کر چلنے میں یقین رکھتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ آج جامعہ کے کورسیز میں اردو کے علاوہ ہندی، انگریزی، ریاضی، سائنس، سوشل سائنس، کمپیوٹر سائنس، ہائجین اینڈ ہوم سائنس، فزکس، کیمسٹری، بایولوجی، اکنومکس، کامرس، ماس کام، تاریخ، جغرافیہ، سیاسیات، نفسیات وغیرہ شامل ہیں جو حالاتِ حاضرہ کی اشد ترین ضرورت ہیں۔

جامعہ اردو اپنے او ایس ڈی جناب فرحت علی خاں اور رجسٹرار محترمہ صبا خاں کی فعال قیادت میں ترقی کے مزید باب کھولنے جارہا ہے۔ ملک کے متعدد صوبوں میں جامعہ کے ریجنل مراکز کے قیام کے لئے ان کے وزرائے اعلیٰ سے رابطے قائم کئے گئے ہیں اور کوشش کی جارہی ہے کہ جامعہ اردو کے زرین ماضی اور اس کی تاریخی خدمات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے حکومتِ ہند اسے اوپن یونیورسٹی یا بورڈ کا درجہ مرحمت فرمادے۔ اگر جامعہ اردو کی خدمات کا بغور جائزہ لیا جائے تو روزِ اول سے ہی جامعہ اردو نے اپنے معیار پر کہیں سمجھوتا نہیں کیا ہے اور ہر وہ بڑا عمل جو مرکزی وصوبائی یونیورسٹیوں کی شناخت ہوتا ہے جامعہ اردو کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔

☆☆☆

Scaling New Heights of Success

Jamia Urdu: In the Backdrop of its Past and Present

After the failure of 1857 mutiny and India becoming a slave country, the Muslim community slipped down further. Sir Syed Ahmad Khan, a visionary and saviour, considered education as the only tool to use against the British in order to help Muslims regain their lost position. Sir Syed's vision urged him to establish Mohammadan Anglo-Oriental College which has become a grand edifice of modern education and an emblem of Muslim pride in free India serving the country as Aligarh Muslim University. Despite this all, a section of Muslims still remained out of the gambit of modern education on account of several reasons and failed to adopt the course of development that Sir Syed had commenced.

With the passage of time, when Sir Syed had passé away, a group of few compassionate people under the aegis of Bazm-e-Ibal, Agra took up the issue of revitalizing the marginalized section of the society and developing the Urdu language. After a lot of deliberations, they decided to establish an institution which would make efforts to quench the educational thirst through distance mode of education and work for the development of Urdu language. The deliberations finally led to the establishment of Jamia Urdu at Agra in 1939.

The scheme of Jamia Urdu passed through a series of deliberations in various meetings of Bazm-e-Iqbal and its courses, rules and regulations for its examinations, curricula, office bearers and the Executive Committee came into existence in different stages. Lt. Col. Nawab Dr. Sir Alhaj Hafiz Mohammad Ahmad Saeed Khan Sahab Bahadur of Chhatari, KCIE, KCSI, MBE became its Rector and Mr. Right Hon'ble Sir Tej Bahadur Sapru Chancellor while Dr. Maulvi Abdul Haq became Pro-Chancellor. Alhaj Maulvi Abul Hasan became Vice Chancellor and Khan Bahadur Akhtar Adil Pro-Vice Chancellor. Pandit Rajnath of Agra held the position of Treasurer and Mr. Mohammad Tahir Farooqui was appointed as the Registrar.

The news of establishment of Jamia Urdu spread far and wide through newspapers and Urdu lovers welcomed the move with great enthusiasm. Coaching classes for preparing students for Jamia Urdu examinations were organized at various educational institutions including madrasas important among them were Madrasa Alia, Agra, Taleemi Board, Anjuman Taraqqi Urdu, Bayawar, Darul Uloom Hameediya, Bhopal, Idara-e-Sadia, Tonk, Darul Uloom Islamia, Jaipur and Madrasa-e-Islamia, Amroha.

In 1947, when Tahir Farooqui decided to migrate, there was a big question where should Jamia Urdu be transferred. Finally, some incidents compelled to shift Jamia Urdu to Aligarh and a great compassionate man, Syed Zahiruddin Alvi was given its complete charge. In 1948, Jamia Urdu along

with its belongings comprising of an almirah and few files and registers shifted to Aligarh; Syed Zahiruddin Alvi became its Registrar and a new Executive Committee was formed.

The first meting of Executive Committee in Aligarh was held on September 13, 1948 at which the following office bearers were elected. Former President of India, Dr. Zakir Husain became the Vice Chancellor and Professor Rasheed Ahmad Siddiqui, Pro-Vice Chancellor, Shifaul Mulk Hakeem Abdul Lateef was elected Treasurer and Syed Zahiruddin Alvi Registrar. Besides these, Nawab Ahmad Saeed Khan of Chhatari became Rector and Mr. Shanti Saroop Bhatnagar Chancellor while Pandit Rajnath Kunzru became Pro-Chancellor. In view of his selfless services and dedication, Syed Zahiruddin Alvi was given the complete charge of Jamia Urdu while all the great people on its Executive Committee remained there to patronize and provide leadership.

It is pertinent here to acknowledge the services of Syed Zahiruddin Alvi who dedicated his life to strengthen and promote Jamia Urdu. He is rightfully called the founder of Jamia Urdu. He was a great well wisher of Muslims and a true lover of Urdu and never liked to miss a chance to serve his mother tongue.

Syed Zahiruddin Alvi was a lecturer in Urdu Department of Aligarh Muslim University and was associated with a number of administrative activities. Being the Manager of Aligarh Magazine, he was quite familiar with the administrative and financial affairs. He belonged to Jaunpur but had settled in Aligarh forever. On account of his high moral character and administrative skills he soon earned a respectable position and dedicated himself fully for the service of Jamia Urdu.He did not stop working even when he suffered a severe heart attack. Dr. Zakir Husain and Prof. Rasheed Ahmad Siddiqui preferred his advices over all. Once he received a letter from someone full of contempt and with highly derogatory remarks and allegations of all sort. He became sad and showed the letter to Dr. Zakir Husain. Zakir Sahab went through the letter and smiled. He said, "There is nothing to feel sorry about. In fact, I must congratulate you that now you have become a great man and Jamia Urdu is scaling new heights of success. This is why people have become jealous". Alvi Sahab became happy and never looked back again and kept working for Jamia relentlessly for all his life.

Syed Zahiruddin Alvi was aware of the fact that Urdu language only held the identity of Muslims and therefore he decided to keep Urdu as the medium of instruction at Jamia Urdu.

Jamia Urdu conducted courses like Ibtedai, Adeeb, Adeeb Mahir and Adeeb Kamil that were equivalent to VIII, High School, Intermediate and Bachelor of Arts respectively.

From 1948 to 1955, the office of Jamia Urdu remained in a room of Urdu Department but as the need for room grew in the department, Jamia Urdu shifted to the building of Johnson's factory at Jail Road which was made available to it by Nawab Rahmatullah Khan Shervani free of cost. After the

rigorous efforts of Zahiruddin Alvi, the Jamia Urdu shifted to its own building on January 8, 1960 where it is housed still today. Later on, a hall, named as Kashmir Hall, was constructed on the roof of the building with Rs. 55 thousand donated by the then Chief Minister of Kashmir, Bakhshi Ghulam Mohammad which was inaugurated by him on March 30, 1963. The architect of the building, Syed Afzal Ali rendered his services free of cost and supervised all the construction work till the completion and with his professional skill, he saved Jamia Urdu from a lot of financial obligations.

The construction of Jamia Urdu building is itself a story. A building for an institution which was running with a meager amount of donations, was simply a dream but Dr. Zakir Husain's supervision and Syed Zahiruddin Alvi's efforts paid rich dividends an in 1958, an appeal was published in newspapers for the pass outs of Jamia Urdu to contribute to the Jamia Urdu building fund. Jamia Urdu alumni contributed generously and the examiners also dedicated their remunerations towards the building fund. But all this proved inadequate. Later, with the generous donation of Rs. 25 thousand by Nizam Trust, Rs. 5 thousand by Mustafa Rasheed Shervani and donations by some film personalities of Mumbai, the construction work began.

Although, Jamia Urdu's status was that of an examination body only, but to give it a stature of a University, it was decided to organize its annual convocation and some big personalities be invited to deliver the convocation address. In 1954, the first convocation of Jamia Urdu was organized in the Aligarh Muslim University Students' Union Hall and Khwaja Ghulamus Saiyyedain delivered the convocation address. In 1955, Gopinath Amn, 1956 Mohammad Tahir Farooqui, 1957 Rajnath Kunzru, 1958 Dr. Syed Mehmood, 1959 Maulana Hifzur Rahman, 1961 Dr. Gopal Reddy, 1963 Acharya Jugal Kishore, 1964 Pandit Anand Narain Mulla, 1965 Syed Masood Hasan Rizvi, 1966 Malik Ram, 1967 Mustafa Rasheed Shervani, 1969 Mohd. Yunus saleem, 1970 Hayatullah Ansari, 1971 Syed Abid Husain, 1972 Syed Sajja Zaheer and in 1973 Rasheed Ahmad Siddiqui presented the convocation address. All these people are renowned in their own right and therefore need no introduction.

Jamia Urdu, a minority institution, which owns the credit of being mother of distance education system in India, is scaling new heights of success without any kind of government help or assistance. It awards degrees and certificates every year without any discrimination on the ground of sex and religion. Since its inception in 1939, it has proved that Urdu is not the language of Muslims only, but it is the language of India and every person who loves India will love Urdu and lend support to Jamia Urdu.

The future of Jamia Urdu is aptly reflected by its glorious past. It did not limit itself to the award of degrees only; rather it associated every distinguished personality of India is some way or other. However, unfortunately it remained out of sight of government bigwigs, may it be the pre or post independence era in Indian history.

However, the true and sincere efforts of the founder of Jamia Urdu and their prayers are still protecting it. Today, its courses are considered highly prestigious throughout the world and its degrees are given due recognition for higher studies and employment in several countries including United States of America, Mauritius, Singapore and Gulf countries. Besides, in India its degrees and certificates are recognized by more than 70 prestigious universities and boards like Bihar Madrasa Education Board, Patna, Aligarh Muslim University, Banaras Hindu University, Jamia Millia Islamia, Jammu and Kashmir University, Rajasthan University, Punjab University, Chandigarh, Gurunanak Dev University, Amritsar, Maulana azad national Urdu University, Lucknow University, Sri Venkateshwar University, Tirupati, Andhra Pradesh, Allahabad University, Saharanpur Tibbiya College, Indira Gandhi National Open University, Jamia Tibbiya Darul Uloom etc. Further, most of the state governments have issue directive to their concerned departments to give recognition to Jamia Urdu's degree of Moallim-e-Urdu equivalent to BTC/B. Ed. The Central government has recognized all the

examinations of Jamia Urdu on June 28, 1978.

Jamia Urdu holds the distinction that former President of India, Dr. Zakir Husain and Chairman, All India Khilafat Committee, Dr. Rafeeq Zakaria have been the Vice Chancellor and Chancellor respectively of this great seat of learning whose visionary leadership still shows the path. Jamia Urdu has the honour to award degrees honoris causa to several dignitaries of India including former Prime Ministers Mrs. Indira Gandhi, Mr. V. P. Singh and Mr. I. K. Gujral, former President of India, Dr. Zakir Husain, Nizam of Hyderabad, Nawab of Chhatari, former Chief Minister of Jammu and Kashmir, Mr. Mufti Mohammad Saeed, Vice Presidents of India, Governors, Chief Ministers, Ministers, Members of Parliament etc.

Jamia Urdu has also been fortunate enough to receive Father of Nation, Mahatma Gandhi's affection and warm wishes. His gracious arrival at Jamia Urdu bears the testimony to its national stature.

In order to keep with the demands of modern times and in the wake of globalization in education as well, Jamia Urdu has updated its courses with several additions and disciplines like Hindi, English, Mathematics, Science, Social Sciences, Computer Science, Hygiene and Home Science, Physics, Chemistry, Biology, Economics, Commerce, Mass Communication, History, Geography, Political Science, Psychology etc have been introduced as part of its curricula.

In the able leadership of its Officer on Special Duty, Mr. Farhat Ali Khan and Registrar, Mrs. Saba Khan, Jamia Urdu is heading towards writing a new story of success and accomplishments. Several state governments have been approached to provide facilities for opening its Regional centres and in view of its glorious history of national service, it is hoped that the Government of India would grant it the status of an Open University or Board. Jamia Urdu has never compromised with its stature of a national institution and it has all the attributes to rightfully claim for a position of an Open University.

The Uttar Pradesh government, while giving recognition to the Moallim-e-Urdu degree of Jamia Urdu, equivalent to the BTC, has withdrawn its SLP filed in the Supreme Court of India, which has paved the way for employment to thousands of unemployed Urdu knowing people. On the other hand, the Central Government is also impressed with its historical role in spreading education and has expressed willingness to share its dream of providing education to the marginalized section of the society and thus empowering the powerless.

ضروری اطلاعات

تمام خط و کتابت ''رجسٹرار جامعہ اُردو علی گڑھ۔202002 کے پتے پر کیجئے۔ خط و کتابت میں اپنا نام، مکمل پتہ مع مقام و پن کوڈ تحریر کیجئے۔ دوبارہ خط و کتابت کرتے وقت پہلے خط و کتابت کا حوالہ نمبر (اپنا ہمارا) مع تاریخ تحریر کیجئے۔

جامعہ اردو علی گڑھ میں ہر کام کے لئے ایک الگ شعبہ ہے اس لئے کسی ایک کام کے لئے ایک خط لکھیں اگر لفافہ ہے تو ہر ایک کام کے لئے الگ الگ کاغذ پر کام تحریر کیجئے اور ہر کاغذ پر اپنا نام و پتہ ضرور لکھیں تا کہ تعمیل اور تکمیل میں آسانی رہے اور تعمیل جلد ممکن ہو۔

جامعہ اردو علی گڑھ کے امتحان فارم کی قیمت مبلغ پچاس روپیہ (-/Rs.50) ہے۔

جامعہ اُردو علی گڑھ کا دستوار العمل، اسٹڈی میٹیریل، فارم امتحانات، پرچہ جات چھاپنا یا زیراکس کرانا قطعی ممنوع ہے۔ اگر کسی فرد، مرکز یا ادارے نے ایسا کیا تو رجسٹرار جامعہ اُردو علی گڑھ کو اس کے خلاف بنا نوٹس عدالتی کاروائی کرنے کا حق ہوگا۔

جملہ تنازعات کا حق سماعت صرف علی گڑھ عدلیہ کو ہوگا

تمام امتحانات کے فارم جمع کرنے کی آخری تاریخ ہر سال 30 رجولائی ہوگی۔ آخری تاریخ نکل جانے کے بعد فیس تاخیر مبلغ دوسو روپیہ (-/Rs.200) کے ساتھ یکم راگست تا 16 راگست تک فارم جمع کئے جاسکیں گے اور 16 راگست کے بعد کسی قسم کی تاویل قابلِ قبول نہیں ہوگی۔ اس کے علاوہ جامعہ اردو علی گڑھ کے امتحانات میں شریک ہونے والے طلباء و طالبات کے لئے جامعہ اردو کے زیرِ اہتمام تیار کردہ اسٹڈی میٹیریل خریدنا لازم ہوگا۔

شرائط امتحانات

مندرجہ ذیل امتحان میں شرکت کے لئے امیدوار کی عمر یکم رنومبر کو کم از کم حسب ذیل ہونا ضروری ہے۔

(1) ابتدائی 12 سال (2) ادیب 14 سال (3) ماہر 16 سال

نوٹ

خصوصی اطلاع برائے امیدواران سال 2012ء

وہ امیدوار جن کا ادیب ماہر سال اول، ادیب کامل سال اول، معلم اردو سال اول مکمل ہو چکا ہے وہ 2012ء میں اپنے آئندہ امتحانات کے لئے قدیم طرز پر ہی امتحان دیں گے جبکہ نئے سرے سے رجسٹرڈ طلباً کے امتحام فارم اس سال 2012ء سے شروع کئے جارہے نئے طرزِ امتحان کے مطابق رجسٹرڈ کئے جائیں گے جو آئندہ بھی جاری رہے گا۔

جامعۂ اُردو علی گڑھ کے امتحانات کو تسلیم کرنے والی یونیورسٹیاں

(۱) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ
(۲) مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدرآباد
(۳) الہ آباد یونیورسٹی، الہ آباد
(۴) لکھنؤ یونیورسٹی، لکھنؤ
(۵) کشمیر یونیورسٹی، سری نگر
(۶) جمّوں یونیورسٹی، جمّوں
(۷) بنارس ہندو یونیورسٹی، وارانسی
(۸) کولکاتا یونیورسٹی، کولکاتا
(۹) گورکھپور یونیورسٹی، گورکھپور
(۱۰) گرونانک دیو یونیورسٹی، امرتسر
(۱۱) پنجاب یونیورسٹی، چنڈی گڑھ
(۱۲) جامعہ ملّیہ اسلامیہ، نئی دہلی
(۱۳) حیدرآباد یونیورسٹی (اے۔پی)
(۱۴) مگدھ یونیورسٹی، بودھ۔گیا، بہار
(۱۵) وینکٹیشور یونیورسٹی، تروپتی
(۱۶) گلبرگہ یونیورسٹی، کرناٹک
(۱۷) راجستھان یونیورسٹی، جے پور
(۱۸) اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی، نئی دہلی

ادیب ماہر (میعاد دو سال)

اس امتحان میں صرف وہ اُمیدوار شرکت کے مجاز ہوں گے جنہوں نے مندرجہ ذیل تعلیمی لیاقت حاصل کی ہو۔ یعنی جو مندرجہ ذیل سے کوئی بھی امتحان پاس کر چکے ہوں گے۔

نمبر شمار	امتحان	یونیورسٹی/بورڈ/ادارہ
(۱)	ادیب	جامعہ اردو علی گڑھ، جموں یونیورسٹی، پنجاب یونیورسٹی، (چنڈی گڑھ) گرونانک دیو یونیورسٹی (امرتسر)
(۲)	ہائی اسکول (پورے مضامین)	ہر بورڈ اور یونیورسٹی
(۳)	انٹر اُردو	عثمانیہ یونیورسٹی
(۴)	میٹرک (ہائر سیکنڈری)	جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
(۵)	عالم	لکھنؤ یونیورسٹی، کولکتہ مدرسہ کالج، دارالعلوم دیوبند، جامعہ نظامیہ حیدرآباد
(۶)	عالم دینیات	جامعہ دینیات اردو، دیوبند
(۷)	اُردو عالم	ادارہ ادبیات اُردو، حیدرآباد

(۸)	منشی ومولوی	سرشتہ تعلیم، اتر پردیش
(۹)	مولوی عالم، منشی عالم، سینیئر ڈپلومہ	ناگ پور یونیورسٹی
(۱۰)	عالمیت	ندوۃ العلما، لکھنؤ
(۱۱)	منشی	جموں وکشمیر یونیورسٹی
(۱۲)	مولوی	فرنگی محل لکھنؤ، سرشتہ تعلیم (اتر پردیش)
(۱۳)	ماہرالسنہ	اُردو کالج آف لینگویجیز، حیدرآباد
(۱۴)	فوقانیہ	بہار اسٹیٹ مدرسہ اگزامنیشن بورڈ، پٹنہ
(۱۵)	اوسط	مظاہرالعلوم، سہارنپور
(۱۶)	ایس۔ایس۔ایل۔سی	ممبئی، حیدرآباد میسور، مدراس
(۱۷)	پری عالمہ	جامعہ طیبات، کانپور
(۱۸)	عالم	جامعہ اسلامیہ عربیہ، بھوپال
(۱۹)	ہائی مدرسہ	ویسٹ بنگال بورڈ آف ایجوکیشن، کلکتہ
(۲۰)	عالمیت	جامعہ اسلامیہ ثنابیل، دہلی
(۲۱)	اُچ مادھیمک	بورڈ آف ایڈلٹ ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ، نئی دہلی
(۲۲)	پرتھما	ہندی ساہتیہ سمیلن، الہ آباد
(۲۳)	عربی فوقانیہ	کرناٹک سکینڈری بورڈ
(۲۴)	ادھیکاری	گروکل وشودیالیہ، برندابن
(۲۵)	پورومدھیما	سمپورنانند وشوودیالیہ، بنارس
(۲۶)	فوقانیہ	مدرسہ بورڈ، بہار
(۲۷)	جماعت ابتدائی عربی	جامعۃ المؤمنات، حیدرآباد
(۲۸)	ہائی اسکول	مدرسہ بورڈ اوپن اسکول، مدھیہ پردیش
(۲۹)	فوقانیہ	کرناٹک بورڈ
(۳۰)	دبیر ماہر	لکھنؤ یونیورسٹی

ادیب کامل (میعاد تین سال)

اس امتحان میں وہی امیدوار شرکت کے مجاز ہوں گے جنھوں نے مندرجہ ذیل میں سے کوئی تعلیمی لیاقت حاصل کی ہو۔ یعنی مندرجہ ذیل میں کوئی ایک امتحان پاس کیا ہو۔

نمبر شمار	امتحان	یونیورسٹی/بورڈ/ادارہ
(۱)	ادیب ماہر	جامعہ اُردو علی گڑھ
(۲)	انٹرمیڈیٹ (2+10) (پورے مضامین میں)	ہر بورڈ اور یونیورسٹی
(۳)	اُردو اعلیٰ قابلیت (سال دوم)	سرشتہ تعلیم (اتر پردیش)
(۴)	کامل فارسی (زبان وادب)	سرشتہ تعلیم (اتر پردیش)
(۵)	فاضل عربی (زبان وادب)	سرشتہ تعلیم (اتر پردیش)
(۶)	ہائی پروفیشنسی یا آنرز ان اُردو	پنجاب اور جموں وکشمیر یونیورسٹی
(۷)	دبیر کامل۔ فاضل ادب یا تفسیر	الہٰ آباد اور لکھنؤ یونیورسٹی
(۸)	اُردو فاضل	ادارہ ادبیات اُردو، حیدرآباد
(۹)	منشی فاضل یا مولوی فاضل	ناگپور یونیورسٹی
(۱۰)	منشی فاضل	مدراس یونیورسٹی
(۱۱)	فاضل، منشی فاضل	جامعہ نظامیہ حیدرآباد
(۱۲)	ادیب عالم، مولوی عالم، منشی فاضل	جموں وکشمیر یونیورسٹی
(۱۳)	اعلیٰ (دورہ حدیث) فاضل	مظاہر العلوم، سہارنپور
(۱۴)	ادیب عالم	گرونانک دیو یونیورسٹی، امرتسر
(۱۵)	عالم شریعت	جامعہ عربیہ حسینیہ ہاپوڑ، ضلع غازی آباد
(۱۶)	ماہر دینیات، اُردو فاضل	جامعہ دینیات اُردو، دیوبند
(۱۷)	فاضل	دارالعلوم دیوبند، کلکتہ مدرسہ کالج، مدرسہ ریڑھی تاج پورہ، مدرستہ العلوم حسین بخش جامع مسجد دہلی، مدرسہ مفتاح العلوم جلال آباد، ضلع مظفرنگر، جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی، مرادآباد
(۱۸)	افضل العلماء	مدراس یونیورسٹی، کیرالا یونیورسٹی
(۱۹)	فضیلت	ندوۃ العلماء، لکھنؤ

(۲۰)	فارغ	مدرسہ اسلامیہ عربیہ امینیہ، دہلی
(۲۱)	فارغ التحصیل (درجہ ششم)	مدرسہ عالیہ عربیہ فتح پوری، دہلی، مدرسہ جامعہ امداد العلوم، زید پور، بارہ بنکی
(۲۲)	مولوی	بہار اسٹیٹ مدرسہ اگزامنیشن بورڈ، پٹنہ
(۲۳)	مولانا	فرنگی محل لکھنؤ
(۲۴)	یو۔ایف۔ایم۔بی۔ایس۔	تکمیل الطب لکھنؤ
(۲۵)	ڈپلوما انجینئرنگ	جملہ یونیورسٹی سے
(۲۶)	سول انجینئرنگ فائنل	انجینئرنگ بورڈ، بہار
(۲۷)	ڈی۔او۔ایل۔یا بی۔او۔ایل	عثمانیہ یونیورسٹی، حیدآباد
(۲۸)	عالمہ اوّل	جامعہ طیبات، کانپور
(۲۹)	فاضل (دورحدیث)	جامعہ اسلامیہ عربیہ، بھوپال
(۳۰)	فاضل درس نظامی	جامعہ رضویہ منظر الاسلام، بریلی
(۳۱)	ہائرسکینڈری	اوپن نیشنل اسکول، دہلی
(۳۲)	مدھیما	ہندی ساہتیہ سمیلن، الہ آباد
(۳۳)	عالمیت	جمیعۃ الفلاح، بلریا گنج، اعظم گڑھ
(۳۴)	اتر مدھما	سمپورنانند وشوودیالیہ، بنارس
(۳۵)	فاضل الحدیث	گورنمنٹ اورینٹل کالج، رامپور (یوپی)
(۳۶)	مولوی	مدرسہ بورڈ، بہار
(۳۷)	فاضل	جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہ، سہارن پور
(۳۸)	اتر مدھما	بورڈ آف ایڈلٹ ایجوکیشن، نئی دہلی
(۳۹)	جماعت مولویہ ثانیہ	جامعۃ المؤمنات، حیدرآباد
(۴۰)	ہائرسیکنڈری	مدرسہ بورڈ اوپن اسکول، مدھیہ پردیش
(۴۱)	عالمیت	دارالعلوم عالمیہ، بستی
(۴۲)	عالم	سرشتہ تعلیم (اتر پردیش)
(۴۳)	عالمہ (چہارم)	جامعۃ الصالحات، رام پور

؟؟ ؟؟؟

(ج) فارورڈنگ فیس:(Forwarding Fee) ترسیل مختتانہ

مہتمم مراکز کو فارم کی تصدیق اور دفتر جامعہ اُردو علی گڑھ بھیجنے کے لئے ہر اُمیدوار سے مبلغ-/Rs.150 تک لینے کا استحقاق حاصل ہوگا۔
ہال ٹکٹ مہتمم مرکز سے امتحان سے دو دن پہلے حاصل کرنا طلباء کی ذمہ داری ہے۔

شرائط کامیابی: امتحان میں کامیابی کے لئے مندرجہ ذیل ہدایات / شرائط پوری کرنا لازم ہوں گی۔
ہر ایک پرچہ میں کم از کم 33% نمبر حاصل کرنا لازمی ہوگا۔

درجات کامیابی: امتحانات کامیابی کے امتیازات اس طرح ہوں گے۔
33 سے 44 فیصد حاصل کرنے والے درجہ سوم (IIIrd) کامیاب ہوں گے۔
45 سے 59 فیصد حاصل کرنے والے درجہ دوم (IInd) کامیاب ہوں گے۔
60 یا 60 سے زائد فیصد حاصل کرنے والے درجہ اوّل (Ist) کامیاب ہوں گے۔
کسی پرچہ میں 75 فیصد سے زیادہ نمبر حاصل کرنا امتیازی درجہ ہوگا۔

تمغہ جات اور انعامات: ہر ایک امتحان میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے اُمیدوار کو حسب تفصیل ذیل ایک تمغہ دیا جائے گا۔
سب سے زیادہ نمبروں کے ساتھ اوّل آنا بھی شرط ہے۔

ظہیر الدین علوی میڈل	(طلائی)	تمام امتحانات میں سب سے زیادہ نمبر لانے پر
رشید احمد صدیقی میڈل	(طلائی)	معلّم اُردو
عتیق احمد صدیقی میڈل	(نقرئی)	معلّم اُردو
سرسید احمد خاں میڈل	(طلائی)	ادیب کامل
علامہ اقبالؔ میڈل	(نقرئی)	ادیب کامل
علامہ شبلیؔ میڈل	(نقرئی)	ادیب ماہر
پریم چند میڈل	(نقرئی)	ادیب ماہر
غالبؔ میڈل	(طلائی)	ادیب
اشرف علی خاں میڈل	(نقرئی)	ادیب
چکبستؔ میڈل	(طلائی)	ابتدائی
مالک رام میڈل	(نقرئی)	ابتدائی

انعامات:

محمد طاہر فاروقی ایوارڈ — ادیب کامل

ڈاکٹر ذاکر حسین ایوارڈ — معلّم اُردو

امتحانات: ہر سال ماہ اکتوبر میں منعقد ہوں گے جبکہ نتائج کا اعلان یکم / مارچ کو کر دیا جائے گا اور مارچ کے آخر تک ہر مرکز کو مارکس شیٹ ارسال کر دی جائیں گی۔

مارکس شیٹ کا مثنیٰ (Duplicate Marks Sheet) لینا ہے تو فیس -/Rs.100 ادا کرنی ہوگی اور Duplicate Marks Sheet لینے کے لئے نوٹری کے ذریعہ تصدیق شدہ حلف نامہ جمع کرنا لازمی ہے۔ مارکس شیٹ کا انگریزی ترجمہ لینا ہے تو فیس -/Rs. 100 ادا کرنی ہوگی۔

امتحانات کے بعد اور مارکس شیٹ حاصل ہونے پر عارضی صداقت نامہ (Provisional Certificate) مبلغ -/Rs.100 جمع کر کے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ دیگر سرٹی فیکٹ مثلاً مائیگریشن سرٹی فکیٹ بھی مبلغ -/Rs.100 ادا کر کے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

دوبارہ جانچ: (Re-Evaluation)

(۱) اگر کسی سبب کوئی اُمیدوار اپنی کاپی کی دوبارہ جانچ کروانا چاہتا ہے تو نتائج شائع ہونے کے تین ماہ کے اندر فی کاپی -/Rs.200 فیس (بذریعہ بینک ڈرافٹ) ادا کر کے کرا سکتا ہے۔ جانچ خفیہ اور رجسٹرار کے منتخب کردہ ممتحن سے کرائی جائے گی۔ تین ماہ بعد کوئی درخواست قابل قبول نہیں ہوگی۔

(۲) ایک درخواست میں صرف ایک ہی مضمون دوبارہ جانچ (Re-evaluation) کے لئے درج کیجئے۔

(۳) دوبارہ جانچ کے لئے ایک سے زائد مضمون کے لیے الگ الگ درخواست جمع کریں۔

(۴) امتحان کے کل پرچوں کے ایک چوتھائی سے زائد پرچوں میں دوبارہ جانچ کی اجازت نہیں ہوگی۔

اسناد: امتحان گزرنے کے ایک سال بعد جاری کی جاسکیں گی۔ کوئی اُمیدوار سند دستی لینا چاہتا ہے تو مجوزہ فارم کے ساتھ مبلغ -/Rs.100 جمع کرنے کے ایک ہفتہ بعد دی جاسکے گی۔ شرط یہ ہے کہ صرف اسی اُمیدوار کو دی جائے گی۔ کوئی سند دستی یا مہتمم سینٹر کو نہیں دی جائے گی۔

اُمیدوار کی تحریری درخواست پر اس گھر کے پتے پر فیس اصل سند -/Rs.100 بذریعہ ڈرافٹ یا کیش جمع کر کے ارسال کی جائیگی۔ رقم جمع ہونے کے ایک ہفتہ کے بعد سند ارسال کی جائے گی۔ اس عمل میں ایک ہفتہ سے زائد وقت بھی لگ سکتا ہے۔

کسی بھی امتحان کے کارڈ نمبر محصلہ یا سند کا انگریزی ترجمہ -/Rs.100 کیش یا بینک ڈرافٹ بھیج کر دفتر جامعہ اُردو علی گڑھ سے طلب کر سکتے ہیں۔ مروجہ صداقت ناموں کے علاوہ مطلوبہ دو دیگر سرٹی فکیٹس بھی -/Rs.100 کیش یا بینک ڈرافٹ بھیج کر طلب کئے جا سکتے ہیں۔

مثنیٰ سند:

اگر کوئی اُمیدوار کسی امتحان کی سند کی نقل (Duplicate Certificate) حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ مقررہ فیس -/Rs.250 اور صرف رجسٹری بذریعہ کیش یا بینک ڈرافٹ اور ایک بیان حلفی سرٹیفکیٹ فرسٹ کلاس مجسٹریٹ (جس میں کن حالات واسباب کی بناء پر اصل سند ضائع ہوئی ہے) سے تصدیق ہو جمع کر کے طلب کی جا سکتی ہے۔

تاریخ پیدائش یا نام میں دُرستی کے لئے فارم بھرنے سے چھ ماہ کے اندر رجوع کرنا ضروری ہوگا۔ مذکورہ نام، تاریخ پیدائش کی تصحیح کے لئے فیس تصحیح -/Rs.1000 کیش یا بذریعہ ڈرافٹ جمع کر کے متعلقہ امتحان کی مارک شیٹ کی زیراکس کاپی (تصدیق شدہ) ارسال کریں۔ اس امر کا دھیان رہے۔

براہِ راست ادیب ماہر سال دوئم کے امتحان میں شریک ہونے والے امیدواران کے لئے

وہ امیدواران جو ہائی اسکول امتحان پاس کر کے ادیب ماہر سال اول کا امتحان نہ دے کر ایک سال کے وقفہ کے بعد براہِ راست ادیب ماہر سال دوئم کے امتحان میں رجسٹریشن کراتے ہیں ان کو ادیب ماہر سال دوئم کی فیس کے علاوہ مبلغ -/700 روپیہ وقفہ فیس کی ادائیگی الگ سے کرنی ہوگی۔

تفصیلاتِ امتحانات و پرچہ جات

امتحان	پرچہ اول	پرچہ دوم	پرچہ سوم	پرچہ چہارم	پرچہ پنجم	پرچہ ششم	پرچہ ہفتم	کل میزان
ابتدائی	نثر اردو، قواعد اردو 70+30=100	نظم اردو، انشاٗ 50+50=100	سماجی علوم، جنرل سائنس 50+50=100	کمپیوٹر سائنس 50	ہندی 50			400
ادیب	نثر، نظم، اصنافِ ادب، قواعد، انشاٗ 30+30 +10+20+10=100	انگریزی 50	ہندی/ بنگالی/ پنجابی 50	سائنس: کیمیا، حیاتیات، طبیعیات، پریکٹیکل 25+25+25+25=100	ریاضی یا علمِ امورِ خانہ داری (صرف طالبات کے لئے) 100	سماجی علوم (تاریخ، معاشیات، سیاسیات، جغرافیہ، انڈو اسلامک کلچر) 20+20+20+20+20=100	کمپیوٹر سائنس، اصولِ صحت 50+50=100	600
ادیب ماہر سال اول آرٹس اسٹریم	نثر اردو 100	ہندی/ بنگالی/ پنجابی 50	انگریزی 50	تاریخ، جغرافیہ میں سے ایک 100	سیاسیات، سماجیات میں سے ایک 100	اسلامک اسٹڈیز 100		500
ادیب ماہر سال دوم، آرٹس اسٹریم	اردو نظم 100	ہندی/ بنگالی/ پنجابی 50	انگریزی 50	تاریخ، جغرافیہ میں سے ایک 100	سیاسیات، سماجیات میں سے ایک 100	اسلامک اسٹڈیز 100		500
ادیب ماہر سال اول کامرس اسٹریم	اردو نثر 100	ہندی 50	انگریزی 50	معاشیات 100	کاروباری علوم 100	علم کھاتہ داری 100		500
ادیب ماہر سال دوم کامرس اسٹریم	اردو نظم 100	ہندی 50	انگریزی 50	معاشیات 100	کاروباری علوم 100	علم کھاتہ داری 100		500
ادیب کامل سال اول	اردو (قدیم نثر) 100	نظم، مثنوی 100	ہندی 50	انگریزی 50	اسلامک اسٹڈیز 100	تاریخ/سیاسیات میں سے کوئی ایک 100		500
ادیب کامل سال دوم	اردو (قدیم نثر) 100	مرثیہ، قصیدہ، رباعی 100	کمپیوٹر سائنس 50	اصولِ صحت و جنرل سائنس 50	اسلامک اسٹڈیز 100	تاریخ/سیاسیات میں سے کوئی ایک 100		500
ادیب کامل سال سوم	اردو افسانہ، ناول، ڈرامہ 100	غزل 100	اردو زبان و ادب کی تاریخ 100	اردو صحافت و تعلیم 100	ادبی تنقید 100			500
معلم اردو سال اول	اصولِ تعلیم و تدریس 100	تعلیمی نفسیات 100	ہندوستان میں ابتدائی تعلیم 100	تدریس ہندی/ تدریس عربی تدریس سائنس/ تدریس ریاضی میں سے کوئی ایک 100	پریکٹیکل تربیتی اسباق / آخری خاکہ 100+100=200			600
معلم اردو سال دوم	ثانوی تعلیم کے مسائل و رجحانات 100	تنظیم مدرسہ و حفظانِ صحت 100	تدریس سماجی علوم 100	تدریس اردو 100	پریکٹیکل 200			600

عملی ا متحانات معلّم اُردو (سال اوّل)

(الف) ہر اُمیدوار کو جامعہ اردو علی گڑھ کے منظور کردہ کسی ثانوی اسکول میں کم از کم تیس (30) اسباق جامعہ اُردو کے مقررہ کردہ تربیت یافتہ اُستاد کی نگرانی میں پڑھانے ہوں گے۔ اُمیدواران اسباق کا خاکہ مجوزہ ڈائری میں درج کرے گا، یہ اندراج اُردو رسم الخط میں ہوگا۔ صرف تدریس ہندی، ہندی رسم الخط میں ہوگا اور تدریس عربی، عربی یا اُردو رسم الخط میں ہوگا۔ یہ ڈائری نگراں کے نمبر محصلہ کے ساتھ ماہ/جنوری میں جامعہ اردو کے دفتر میں داخل کی جائے گی۔ ان اسباق کے مجموعی نمبر 100 ہوں گے۔ اُمیدوار نظری امتحان کے بعد عملی امتحان کے لئے اسی متعلقہ سینٹر سے رابطہ قائم کرے جس مرکز سے نظری امتحان دیا ہے۔ اسی مرکز پر عملی امتحان دینا ہوگا۔ سینٹر تبدیل نہیں کیا جائے گا۔

تربیتی اسباق تیس (30): تفصیلات حسب ذیل ہیں۔

(ب) (۱)	اُردو	پندرہ (15) اسباق
(۲)	ہندی یا عربی	پانچ (5) اسباق
(۳)	جنرل سائنس	پانچ (5) اسباق
(۴)	ریاضی	پانچ (5) اسباق

(ج) ہر اُمیدوار متعلقہ اسکول میں ایک سبق آخری امتحان سبق کے طور پر اُردو زبان کا پڑھائے گا اور دوسرا ہندی/سائنس/ریاضی کا پڑھائے گا۔ اس میں نگراں کے علاوہ ایک اور ممتحن کا شریک کرنا ضروری ہے۔ اس کے نمبر مقررہ 100 ہوں گے۔

عملی ا متحانات معلّم اُردو (سال دوم)

(الف) ہر اُمیدوار کو جامعہ اردو علی گڑھ کے منظور کردہ کسی ثانوی اسکول میں کم از کم تیس (30) اسباق جامعہ اردو کے مقررہ کردہ تربیت یافتہ اُستاد کی نگرانی میں پڑھانے ہوں گے۔ اُمیدواران اسباق کا خاکہ مجوزہ ڈائری میں درج کرے گا، یہ اندراج اُردو رسم الخط میں ہوگا۔ یہ ڈائری نگراں کے نمبر محصلہ کے ساتھ ماہ/جنوری میں جامعہ اردو کے دفتر میں داخل کی جائے گی۔ ان اسباق کے مجموعی نمبر 100 ہوں گے۔ اُمیدوار نظری امتحان کے بعد عملی امتحان کے لئے اسی متعلقہ سینٹر سے رابطہ قائم کریں جس مرکز سے نظری امتحان دیا ہے۔ اسی مرکز پر عملی امتحان ہوگا۔ سینٹر تبدیل نہیں کیا جائے گا۔ جو تربیتی اسباق پیش ہوں گے وہ سب اُردو کے ہوں گے۔

(ب) تربیتی اسباق: تفصیلات حسب ذیل ہے۔

(۱) انشاء کی تدریس	پانچ (5) اسباق
(۲) قواعد کی تدریس	پانچ (5) اسباق

(۳) املا، خطوط نویسی	پانچ (5) اسباق
(۴) سماجی علوم	پانچ (5) اسباق
(۵) آرٹ و کرافٹ	پانچ (5) اسباق

(ج) ہر اُمیدوار متعلقہ اسکول میں ایک سبق آخری امتحان سبق کے طور پر اُردو زبان کا پڑھائے گا۔ اس میں نگراں کے علاوہ ایک اور ممتحن کا شریک کرنا ضروری ہے۔ اس کے نمبر مقررہ 100 ہوں گے۔

جامعہ اردو علی گڑھ کے ہر اس امتحان میں جس کی میعاد ایک سال سے زائد ہے ایک سال پاس کر لینے کے بعد دوسرے سال کے امتحان میں یا پہلے اور دوسرے سال کا امتحان پاس کر لینے کے بعد تیسرے سال کے امتحان شرکت کا درمیانی وقفہ دو سال سے زائد نہیں ہونا چاہئے۔ یعنی امیدوار کو امتحان کے دوسرے سال یا تیسرے سال کے حصہ میں شرکت کے لئے دو سال کے اندر ہی امتحان فارم بھرنا ہوگا۔

دفتر کے اوقات

صبح 9:30 بجے سے شام 4:30 بجے تک

وقفہ ایک گھنٹہ : (دوپہر 1:30 بجے سے 2:30 بجے تک)

بروز جمعہ : ہر موسم میں صبح 8:00 بجے سے دوپہر 12:00 بجے تک

رمضان المبارک : صبح 9:00 بجے سے دوپہر 2:00 بجے تک

تعطیل : بروز اتوار

نوٹ: اکاؤنٹس سیکشن میں رقومات دفتر کے اوقات سے ایک گھنٹہ پہلے تک جمع ہوسکتی ہیں

فون نمبر

ضروری معلومات کے لئے جامعہ اردو علی گڑھ کے فون نمبر 2709663 , 0571-2709662

فیکس نمبر: 0571-2708542

(درج ذیل افراد سے صرف دفتری اوقات میں ہی رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے)

فرحت علی خاں	:	او۔ایس۔ڈی	9267889988
قدیر احمد ملک	:	ڈپٹی رجسٹرار	9267889966
عبدالماجد	:	اکاؤنٹس آفیسر	9267889944

امتحانات سے متعلق ذمہ داران کے رابطے

ابتدائی/ادیب:		مظہر علی	9267889913
ادیب ماہر:		محمد یاسین خاں	9267889926
ادیب کامل	:	فرید خاں	9267889921
معلّم اردو (سال اوّل)	:	محمد خورشید خاں	9267889925
معلّم اردو (سال دوم)	:	فہیم الدین	9267889918

JAMIA URDU ALIGARH

Medical Road, Civil Lines, Aligarh-202002 (UP) INDIA

Email: info@jamiaurdualigarh.com, controller@jamiaurdualigarh.com

jamiaurdualigarh@gmail.com | **Website:** www.jamiaurdualigarh.com

ترانۂ جامعۂ اردو

اے مرکزِ اردو باغِ ارم تو گلشنِ فہم وفراست ہے
تو پیکرِ علم و دانش ہے تو منبعِ نورِ محبت ہے

تو ارضِ مقدس اردو کی ہیں تیری فضائیں خوشبوسی
ہے تیری ہواؤں میں نکہت ہیں تیری ادائیں جادوسی
سچ پوچھے کوئی تو کہدیں گے یہ پاک زمین ہی جنت ہے
اے مرکزِ اردو باغِ ارم تو گلشنِ فہم وفراست ہے

تو عظمتِ غالب کا مظہر اقبال کی فکر کا مسکن ہے
تو شان ہے خامۂ سید کی تو میر کی آنکھ کا ساون ہے
تو پیکرِ حکمت جانِ غزل تو نثر کے قلب کی راحت ہے
اے مرکزِ اردو باغِ ارم تو گلشنِ فہم وفراست ہے

جو سائے میں تیرے آجائے وہ ماہر و کامل بن جائے
وہ ہوش وخرد سے واقف ہو وہ فاضل و عاقل بن جائے
یہ فیضِ کرم ہے علوی کا سب ان کے خلوص کی برکت ہے
اے مرکزِ اردو باغِ ارم تو گلشنِ فہم وفراست ہے

تو شمع علی گڑھ ہے لیکن اک عالم تجھ سے روشن ہے
تو نورِ بصیرت کا حامل ادراک وعمل کا درپن ہے
جو نورادب میں شامل ہے وہ سارا تیری بدولت ہے
اے مرکزِ اردو باغِ ارم تو گلشنِ فہم وفراست ہے

ہو تجھ پہ خدا کا فضل وکرم تو پھولے پھلے تا بندہ رہے
آکاش پہ علم کے فائز ہو تو حشر کے دن تک زندہ رہے
یہ اہلِ ادب کی خواہش ہے یہ سارے جہاں کی چاہت ہے
اے مرکزِ اردو باغِ ارم تو گلشنِ فہم وفراست ہے

تو پیکرِ علم و دانش ہے تو منبعِ نورِ محبت ہے

اویس جمال شمسی

اردو ہے جس کا نام ہمیں جانتے ہیں داغؔ
سارے جہاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے

Website: www.jamiaurdualigarh.com